2022年4月9日ジャング紙ラホール版6面

سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

اپریل ، 2022 09

قومی اسمبلی میں وزیر اعظم عمران خان کے خلاف پیش کی گئی عدم اعتماد کی تحریک ڈپٹی اسپیکر کی جانب سے مسترد کیے جانے کے بعد جو منظر نامہ سامنے آیا اور آئینی بحران پیدا ہوا، اس کا چیف جسٹس عمر عطا بندیال کی سربراہی میں جسٹس اعجاز الاحسن، جسٹس مظہر عالم خان میاں خیل، جسٹس منیب اختر اور جسٹس جمال خان مندوخیل پر مشتمل سپریم کورٹ کے پانچ رکنی لارجر بنچ نے بلا تاخیر نوٹس لیتے ہوئے مسلسل چار روز کی سماعت میں فریقین کے دلائل سنے اور متفقہ تاریخی فیصلہ جاری کرتے ہوئے نہ صرف ڈپٹی اسپیکر کی رولنگ غیر آئینی قرار دے کر کالعدم کر دیا بلکہ قومی اسمبلی کو اس کی پوزیشن پر بحال کرتے ہوئے اسپیکر کو وزیر اعظم عمران کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر 9 اپریل کو (آج) ووٹنگ کرانے کیلئے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا حکم دیا ہے۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ وزیر اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد کو مسترد کرنے کی ڈپٹی اسپیکر قاسم خان سوری کی 3۔اپریل کی رولنگ اور وزیر اعظم کی سفارش پر صدر عارف علوی کی جانب سے قومی اسمبلی تحلیل کرنے کا عمل آئین و قانون سے متصادم اور کسی بھی قانونی حیثیت کے بغیر تھا۔ فاضل عدالت نے وزیراعظم کی اسمبلی کی تحلیل کی ایڈوائس کو بھی کالعدم قرار دیتے ہوئے قومی اسمبلی کو تین اپریل کے اجلاس سے پہلے کی پوزیشن پر بحال کر دیا۔ عدالتِ عظمیٰ کے حکم کے مطابق آج بروز ہفتہ صبح دس بجے قومی اسمبلی کا اجلاس ہو گا جس میں وزیر اعظم عمران خان کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی مشترکہ تحریک عدم اعتماد پر ووٹنگ ہو گی اور اس کے کامیاب ہونے کی صورت میں فوری طور پر نئے وزیر اعظم کا انتخاب ہو گا اور اگر ناکام ہوئی تو یہی حکومت اپنے امور بدستور انجام دیتی رہے گی۔ متحدہ اپوزیشن نے اس تاریخ ساز فیصلے کو نہ اپنی اور نہ حکومتی بلکہ آئین کی فتح قرار دیا ہے۔ آئینی و قانونی ماہرین کے مطابق اس مستحسن فیصلے میں جمہوریت اور آئین کی بالا دستی کا احترام اور ایک بار پھر سے سر اٹھانے والا نظریہ ضرورت دفن ہو گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی روشنی میں حکومت کو بہر صورت تحریک عدم اعتماد کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اپنی ناکامی کی صورت میں اس کے ارکان کو اپوزیشن بنچوں پر بیٹھ جانا چاہیے۔ متعدد آئینی معاملات جو التوا میں پڑے ہیں ان پر توجہ کی ضرورت ہے۔ حکومت ہو یا اپوزیشن، کسی کو بھی ہار جیت کو اپنایا اپنی جماعت کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ یہ سارا عمل آئین، پارلیمنٹ اور جمہوریت کی بالا دستی سے مشروط ہے کیونکہ صرف حکومت میں بیٹھ کر ہی ملک و قوم کی خدمت نہیں کی جاتی اس عمل میں اپوزیشن کی بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی حکومت کی۔ اس وقت دنیا کی نظریں پاکستان کے حالات پر مرکوز ہیں اور عالمی منظر نامہ میں سیاسی، اقتصادی اور جغرافیائی طور پر ان کے لئے یہ ملک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ بد قسمتی سے 74 برس سے جاری سیاسی عدم استحکام کے باعث اسے اقتصادی طور پر جو نقصان ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ متحدہ اپوزیشن جس نے جمہوریت اور آئین کی پاسداری کی خاطر یہ قانونی جنگ جیتی ملک کا مستقبل اب اس کے اور حزب مخالف دونوں کے ہاتھ میں ہے اور سر دست سب سے بڑا چیلنج مہنگائی سے نمٹنا ہے۔ ڈالر کی قیمت کا ایک ہی دن میں تین روپے بڑھ کر 190 روپے کی سطح پر پہنچ جانا

اور تحریک عدم اعتماد کے اس ایک ماہ میں 40 کروڑ ڈالر سے زائد سرمایہ کا ملک سے جانا تشویشناک ہے۔ اقتصادی ماہرین کے اندازے کے مطابق ملک کی پائیدار معاشی ترقی کیلئے ہر سال 6.4 ارب ڈالر کی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی ضرورت ہے۔ حکومت ہو یا اپوزیشن سب کا مقصد یہی ہونا چاہیے کہ موجودہ معاشی و سیاسی ڈیڈ لاک ختم ہو اور حالات ہر لحاظ سے معمول پر آئیں کہ یہی اصل چیلنج ہے۔